بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۵ | ماہ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳

مناسبات

پچھلے دنوں ممالک اسلامیہ کے مشہور مقام، مصر کی یونیورسٹی "جامع ازہر" کے چند محترم علماء جو سیاحت کی غرض سے ہندوستان آئے تھے اور جنھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی وتمدنی، علمی وعملی، معاشی واقتصادی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر، آزادی کی ولولہ انگیز ہواؤں اور پرکیف فضاؤں میں پرورش پانے والے دل ودماغ سے گہری نگاہیں ڈالیں۔ جو ہندوستان کے مشہور مقامات میں پھرتے، اور اس کی بڑی بڑی درسگاہوں کا معائنہ کرتے ہوئے ۳ر جنوری ۱۹۳۷ء کو دار الحدیث رحمانیہ دہلی میں بھی تشریف لائے تھے۔ اب اپنے وطن "مصر" کو واپس پہنچ چکے ہیں۔ ہندوستان کی سیاحت نے ان مدبرین کے دل ودماغ پر کیا نقوش قائم کئے، اس کی مفصل کیفیت تو ان کی اس رپورٹ سے معلوم ہوگی، جو وہ باقاعدہ طور پر حکام جامع ازہر کے سامنے پیش کریں گے لیکن سردست جو ایک سرسری بیان رئیس وفد نے ایک عربی اخبار کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں دیا ہے وہ ہندوستان کے غیر تمند اور حساس مسلمانوں کے لئے بے حد عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔

آپ نے ہندوستانی مسلمانوں کے جوش وتپاک، اور ان کی غیر معمولی مہمان نوازی کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا:-

ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ وہاں اختلافات ونزاعات کی بھرمار ہے جس کا سلسلہ غالباً کبھی نہ ختم ہوگا۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اختلاف ہے